

عشر خراجی زمین سے لینا جائز اور حق ہے کہ نہیں؟ ازروئے قرآن و حدیث کے بطریق قوت و صحت کے جو امر ثبوت یا عدم ثبوت عشر ارض خراجی کی نسبت ہو سکیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

تر:

عدا:

عشر یا نصف عشر ہر ایک زمین کی پیداوار میں فرض ہے خواہ زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ عشر یا نصف عشر کے فرض ہونے میں زمین کا غیر خراجی ہونا شرط نہیں ہے۔

اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنت اسماء و ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: "عشر" [1]

ان کے پانی سے سیراب کیا جائے یا اس (کھیت یا باغ) کی زمین تر ہو تو اس (کی پیداوار) میں سے عشر (فرض) ہے اور جس (کھیت یا باغ) کو کھینچ کر پانی پلایا جائے تو اس میں نصف عشر ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو کھیت یا باغ کہ پینڈ یا پھنڈ کے پانی سے سیراب کیا جائے یا اس کھیت یا باغ کی زمین ہی ایسی تر ہو کہ اس کی تری کافی ہو جائے، اس کی پیداوار میں عشر فرض ہے اور جس کھیت یا باغ کو پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے، اس کی پیداوار میں نصف عشر فرض ہے۔

میں جو دو صورتیں مذکور ہوئی ہیں، ایک عشر کے فرض ہونے کی اور دوسری نصف عشر کے فرض ہونے کی، ان میں سے کسی صورت میں بھی یہ تخصیص نہیں ہے کہ اس کھیت یا باغ کی زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ پس اگر خراجی ہو تو بھی اس میں عشر یا نصف عشر فرض ہے اور غیر خراجی ہو تو بھی، اور اللہ تعالیٰ فرما:

فرضنا لکم من الأرض... ۲۶۷... سورۃ البقرۃ

اور جو کچھ پیداوار تم سے زمین سے لے کر دوں، اس میں سے دو۔"

میرے عشر کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ آیت کریمہ بھی عام ہے۔ اس میں بھی یہ تخصیص نہیں ہے کہ وہ زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ پس اگر خراجی ہو تو بھی عشر یا نصف عشر فرض ہے۔ اور غیر خراجی ہو تو بھی۔ اور بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱۴۱... سورۃ الانعام

جو کھیت یا باغ کہ بار آور ہوں تو ان کے کاٹنے اور توڑنے کے دن ان کا حق ادا کرو۔

ت کریمہ بھی عشر کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ بھی عام ہے، اس میں بھی تخصیص نہیں ہے کہ اس کھیت یا باغ کی زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ پس اگر خراجی ہو تو بھی عشر یا نصف عشر فرض ہے اور غیر خراجی ہو تو بھی، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خراجی زمین میں عشر فرض نہیں ہے اور اپنے اس قول پر حدیث:

بتع منہ و خراج فی ارض مسلم [2]

یعنی کسی مسلمان کی کسی ایک ہی زمین میں عشر اور خراج دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے "سے استدلال کرتے ہیں ان کا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔

لا:

حدیث مذکورہ باطل اور سبے اصل ہے ہرگز استدلال کے قابل نہیں، اس لیے کہ اس کا راوی جس پر اس حدیث کا مدار ہے، یحییٰ بن عیینہ "سے اور وہ سخت واہی ہے۔ یہاں تک کہ اندہ حدیث نے اس کو کذاب اور دجال اور وشاخ تک بھی فرمایا ہے۔ [3]

ثانیاً :-

عد (22/صفر 1333)

[1]- صحیح البخاری رقم الحدیث (1412)

[2]- دیکھیں نصب الراية (3/442)

[3]- مصدر سابق۔

ذما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الزکاۃ والصدقات، صفحہ: 357

محدث فتویٰ